سوال

(707) وَلَا تَنكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُم مِّنَ النِّسَاءِ آیت کی توضیح

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سورۃ النساء کی آیات وَلَا تَنكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُم مِّنَ النِّسَاءِ ۔۔الخ کی توضیح فرمادیجیے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس آیت کریمہ میں اللہ عزوجل نے ان عورتوں کے متعلق بیان فرمایا ہے جن سے آدمی کے لیے نکاح کرنا حرام ہے اوراس حرمت کے اسباب تین ہیں :

(1)نسب (2) رضاعت (3) مضاربت (یعنی تعلق نکاح یا سسرالی رشتہ)

چنانچہ وَلَا تَنكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُم مِّنَ النِّسَاءِ (النساء : 22/4) میں یہ ہے کہ کسی آدمی کے لیے جائز نہیں کہ جن عورتوں سے اس کے باپ یا دادا اوران سے اوپر کسی نے نکاح کیا ہو، یہ نکاح کرسکے، اوراس لفظ ''جد'' میں دادا اورنانا دونوں شامل ہیں، اوراس نکاح میں دخول یا عدم دخول کی کوئی شرط نہیں ہے۔ یعنی محض عقد بھی ہوا ہو تو یہ رشتہ حرام ہوجاتا ہے۔

چنانچہ جب کسی آدمی نے کسی عورت سے نکاح صحیح کیا ہو تو وہ عورت اس آدمی کے (فرع یعنی) بیٹے، پوتے، نواسے سب کے لیے حرام ہوگی، خواہ یہ کتنے ہی نیچے چلے جائیں۔

اور حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ وَبَنَاتُ الْأَخِ وَبَنَاتُ الْأُخْتِ میں عورتوں کا بیان ہے جو نسب کی بنا پر حرام ہوتی ہیں اوروہ سات ہیں :

1۔ مائیں، اوران سے اوپر دادیاں اورنانیاں

2۔ بیٹیاں، اورجو ان سے نیچے ہوں یعنی نواسیاں اورپوتیاں

3۔ بہنیں، خواہ حقیقی ہون یا پدری یا مادری

4۔ پھوپھیاں، یعنی باپ دادا کی بہنیں، اورخواہ ان سے اوپر کی ہوں اوروہ حقیقی ہوں یا پدری یا مادری، حقیقی پھوپھیاں وہ ہیں جو والد کی حقیقی بہنیں ہیں، اوروہ بھی جو باپ کی پدری نہ ہوں یا مادری ہوں۔

5۔ خالائیں، یعنی ماں کی بہنیں اوران سے اوپر کی۔ خواہ ماں کی حقیقی بہنیں ہوں یا ماں کی طرف سے ہوں یا باپ کی طرف سے۔

خیال رہے کہ جو عورت ایک شخص کی خالہ یا پھوپھی ہے وہ اس شخص کی فروع (اولاد) کی بھی خالہ اور پھوپھی ہی ہے۔ آپ کے باپ کی پھوپھی آپ کی بھی پھوپھی ہے اور آپ کے والد کی خالہ آپ کی بھی خالہ ہے۔ اور ایسے ہی آپ کی ماں کی پھوپھی آپ کی پھوپھی ہے اور آپ کی ماں کی خالہ آپ کی بھی خالہ ہے اوراسی طرح آپ کے دادا یا دادی کی خالہ اور پھوپھی بھی آپ کی خالہ یا پھوپھی کے حکم میں ہوگی۔

6۔ بھتیجیاں (بھائی کی بیٹیاں) اوران کے نیچے۔ یہ بھائی خواہ حقیقی ہو یا ماں یا باپ کی طرف سے، ان کی بیٹیاں آپ کے لیے حرام ہیں۔ اسی طرح بھتیجی کی نواسی یا بھتیجی کی پوتی، خواہ ان سے کتنی ہی نیچے چلی جائیں۔

7۔ بھانجیاں (یعنی بہن کی بیٹیاں) بالکل اسی تفصیل کے ساتھ جو بھتیجیوں میں بیان ہوئی ہے۔

یہ سات نسبی رشتے کی عورتیں ہیں جو مرد کے لیے حرام ہیں، ان کو اس طرح بھی بیان کیا جا سکتا ہے کہ آدمی کے لیے وہ سب عورتیں حرام ہیں جو اس کے لیے بمنزلہ اصول ہوں خواہ کسی قدر اوپر تک چلی جائیں، اور فروع (یعنی اولاد/بیٹیاں پوتیاں نواسیاں) نیچے تک۔ ماں باپ کی فروع (یعنی آدمی کی بہنیں، بھتیجیاں، بھانجیاں نیچے تک) اور دادا دادی، نانا نانی کی فروع (یعنی آدمی کی خالائیں اور پھوپھیاں) یعنی ان کی خاص صلبی اولاد۔ وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوَاتُكُم مِّنَ الرَّضَاعَةِ ''اور تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تم کو دودھ پلایا ہے، اور تمہاری دودھ کی بہنیں۔''

اس میں ان رشتوں کا بیان ہے جو رضاعت (یعنی دودھ پینے پلانے) سے حرام ہوتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ)

''رضاعت سے بھی وہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب سے حرام ہوتے ہیں۔'' (صحیح بخاری، کتاب الشھادات، باب الشھادۃ علی الانساب والرضاع، حدیث: 2502 وصحیح مسلم، کتاب الرضاع، باب تحریم الرضاعۃ من ماء الفحل، حدیث: 1445 وسنن النسائی، کتاب النکاح، باب ما یحرم من الرضاع، حدیث: 3301 وسنن ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب، حدیث: 1937۔)

یعنی مائیں، بیٹیاں، بہنیں، پھوپھیاں، خالائیں، بھتیجیاں اور بھانجیاں جس طرح نسب سے حرام ہیں اسی طرح رضاعی ماں، بیٹی، بہن، پھوپھی، خالہ، بھتیجی اور بھانجی بھی حرام ہے۔

وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ ۔۔۔ "اور تمہاری بیویوں کی مائیں، اور ربیبائیں جو تمہاری تربیت میں ہوں، تمہاری ان بیویوں کی بیٹیوں جن سے تم نے ملاپ کیا ہو، اگر تم نے ان سے ملاپ نہ کیا ہو تو تم پر کوئی گناہ نہیں، اور تمہارے حقیقی بیٹوں کی بیویاں۔" یہ تین رشتے نکاح کے تعلق سے حرام ہوتے ہیں۔ " بیویوں کی مائیں" (یعنی ساس) آدمی کے لیے حرام ہے کہ اپنی بیوی کی ماں سے نکاح کرے، خواہ کوئی اس سے اوپر تک ہو اور خواہ وہ اس کی حقیقی ماں ہو یا سوتیلی۔ اور یہ محض عقد نکاح ہی سے حرام ہو جاتی ہے، خواہ آدمی عورت سے مقاربت کرے یا نہ کرے، اس کی ماں آدمی کے لیے محرم بن جاتی ہے، خواہ وہ بعد میں اسے طلاق دے دے یا لڑکی فوت ہو جائے، اس کی ماں اس کے لیے محرم ہی رہے گی اور اس عورت کے لیے جائز ہوگا کہ اس آدمی کے سامنے اپنا چہرہ کھول لے، اس کی معیت میں سفر کرے اور اس کے ساتھ علیحدگی میں بیٹھے، اس پر کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ بیوی کی ماں اور دادی/نانی محض عقد ہی سے حرام ہو جاتی ہیں۔ یہ ۔۔۔ وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ ۔۔۔ کے عموم میں شامل ہیں۔ اور جب آدمی کسی عورت سے عقد نکاح کر لے تو وہ اس کے لے بیوی کے حکم میں آ جاتی ہے۔

وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُم ۔۔۔ ''تمہاری ربیبائیں'' اس سے بیوی کی بیٹیاں اور اس کی دوسری اولاد کی بیٹیاں مراد ہیں، خواہ اس سے نیچے تک ہوں۔ جب آدمی کسی عورت سے شادی کر لیتا ہے تو اس عورت کی وہ بیٹیاں جو سابقہ شوہر سے ہوں، اس دوسرے شوہر کے لیے حرام ہو کر اس کی محرم بن جائیں گی، اسی طرح دوسری اولاد کی بیٹیاں بھی، یعنی اس کے بیٹے کی بیٹی اور بیٹی کی بیٹی۔ مگر اس رشتہ میں اللہ عزوجل نے دو شرطیں بیان فرمائی ہیں: ایک یہ کہ وہ تمہاری تولیت اور تربیت میں ہو، اور دوسری یہ کہ بیوی سے (اس لڑکی کی ماں

سے) آپ نے مباشرت کی ہو۔ پہلی ششرط کے بارے میں جمہور اہل علم کہتے ہیں کہ یہ شرط تغلیبی ہے (یعنی بالعموم ایسے ہوتا ہے کہ پچھلے شوہر کی اولاد، اس دوسرے شوہر کے گھر میں عورت کے ساتھ آجاتی ہے)، حقیقی مفہوم مراد نہیں ہے۔ لہذا یہ لڑکی اس کی تولیت اور تربیت میں ہو یا نہ ہو، دوسرے شوہر کے لیے حرام ہی ہوگی۔ اور دوسری شرط کہ آدمی نے اس بیوی سے مقاربت کی ہو، یہ اپنے حقیقی معنی و مفہوم کے ساتھ ہی معتبر ہے۔ اسی لیے آگے اس کی صراحت فرمادی ہے کہ فَإِن لَّمْ تَكُونُوا دَخَلْتُم بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ (النساء : 4/33) ''یعنی اگر تم نے ان سے مقاربت نہ کی ہو تو (اس کی بیٹی سے نکاح کر لینے میں) تم پر کوئی گناہ نہیں ہے۔''

وَحَلَائِلُ أَبْنَائِكُمُ الَّذِينَ مِنْ أَصْلَابِكُمْ ۔۔۔ ''اور تمہارے ان بیٹوں کی بیویاں جو تمہارے حقیقی صلبی بیٹے ہوں۔'' اس سے مراد حقیقی بیٹے کی بیوی ہے، یا جو اس سے نیچے ہو یعنی پوتے کی بیوی بھی محض عقد سے آدمی کے لیے حرام ہو جائے گی۔ اگرچہ وہ اسے عقد کے بعد ہی طلاق دے دے۔ تو وہ لڑکی طلاق دینے والے کے باپ اور دادا کے لیے حرام ہوگی۔ وَحَلَائِلُ أَبْنَائِكُمُ الَّذِينَ مِنْ أَصْلَابِكُمْ کے عموم کا یہی تقاضا ہے۔ اور کوئی عورت محض نکاح ہی سے اپنے شوہر کی "حلیلہ" ہونے کے معنی میں آجاتی ہے۔

الغرض یہ نسب، رضاعت اور مصاہرت تین اسباب ہیں جن سے حرمت ثابت ہوتی ہے۔

نسب سے حرام ہونے والے رشتے سات ہیں، اور رضاعت سے حرام ہونے والے بھی بالکل یہی رشتے ہیں، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :

(يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ)

''رضاعت سے بھی وہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب سے حرام ہوتے ہیں۔'' (صحیح بخاری، کتاب الشھادات، باب الشھادۃ علی الانساب والرضاع، حدیث: 2502 و صحیح مسلم، کتاب الرضاع، باب تحریم الرضاعۃ من ماء الفحل، حدیث: 1445 و سنن النسائی، کتاب النکاح، باب ما یحرم من الرضاع، حدیث: 3301 و سنن ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب، حدیث: 1937۔)

اور مصاہرت (نکاح کے تعلق یا سسرالی تعلق) سے چار رشتے حرام ہوتے ہیں، جو یوں بیان ہوئے ہیں :

1 : وَلَا تَنكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُم مِّنَ النِّسَاءِ ۔۔ الخ ''جن عورتوں سے تمہارے آباء نے نکاح کیا ہو تم ان سے نکاح نہ کرو۔''

2 : وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ ''تمہاری بیویوں کی مائیں (یعنی ساس)۔''

3 : وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُم ''تمہاری ربیبائیں (یعنی وہ لڑکیاں جو عورت کے پہلے خاوند سے ہوں)۔'' ان سے بھی آدمی نکاح نہیں کر سکتا، اس صورت میں کہ آدمی کا اس ربیبہ کی ماں سے صنفی ملاپ ہوا ہو۔

4 : وَحَلَائِلُ أَبْنَائِكُمُ الَّذِينَ مِنْ أَصْلَابِكُمْ ''اور تمہارے صلبی بیٹیوں کی بیویاں''

یہ رشتے ابدی طور پر حرام ہیں۔

اور کچھ رشتے ایسے ہیں جو ایک وقت تک کے لیے حرام ہیں۔ مثلا دو بہنوں کا جمع کرنا۔ اور فرمایا :

'وَأَن تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ' یہ نہیں فرمایا کہ 'واخوات نسائکم' کہ تمہاری بیویوں کی بہنیں تم پر حرام ہیں۔ اگر کوئی آدمی کسی عورت کو اپنے سے علیحدہ کر دے اور پھر وہ کلی طور پر اس سے جدا ہو جائے کہ اس کی عدت ختم ہو جائے تو جائز ہے کہ آدمی اس کی بہن سے نکاح کر لے۔

اسی طرح عورت اور اس کی پھوپھی اور عورت اور اس کی خالہ کو جمع کرنا بھی حرام ہے۔ جیسے کہ حدیث میں آیا ہے : ''جن عورتوں کو جمع کرنا حرام ہے وہ تین ہیں : دو بہنیں، عورت

اوراس کی پھوپھی، عورت اوراس کی خالہ۔'' مگران کے علاوہ مثلاًچچازاداورماموں زادکوجمع کرلینے میں کوئی حرج نہیں ہے،ان کاجمع کرلینا جائزہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

احکام ومسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 505

محدث فتویٰ